رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

کتب خانہ میر محمد اسحاق صاحب حیدرآباد

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ،

اَیُّهَا الْمَسِیْحُ الْمَوْعُوْدُ اَنْتَ وَجِیْهٌ فِیْ حَضْرَةِ رَبِّکَ

بدر

قادیان

تا بہ نہائے اشاعت ہر انگریزی ماہ کی ۷، ۱۴، ۲۱، ۲۸

جلد ۲۱ | قادیان دارالامان مورخہ ۸ جمادی الاوّل سنہ ۱۳۵۵ھ مطابق ۲۸ جولائی سنہ ۱۹۳۶ء | نمبر ۱۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

(۱) سیدنا امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ ۲۳ جولائی ۱۹۳۶ء کو دہرمسالہ سے دوپہر کی ٹرین میں رونق افروز دارالامان ہوئے۔ حضور پُرنور کو گلے کی تکلیف ہے جس کی وجہ سے ڈاکٹری مشورہ کی بناء پر کسی قسم کی تقریر کرنا نقصان رساں ہے۔ تاہم حضور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں۔

(۲) یہ خبر نہایت افسوس سے لکھی جاتی ہے کہ سید بشارت احمد صاحب امیر جماعت حیدرآباد دکن کی خوش نصیب خوشدامن صاحبہ جو بغرض تبدیل آب و ہوا چند ماہ سے قادیان تشریف لے آئی تھیں اور ایک لمبے عرصہ سے بیمار تھیں۔ آخر ۲۵ جولائی کو وفات پاگئیں۔ حضرت صاحب نے جنازہ پڑھایا اور مقبرہ میں دفن کی گئیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ ہمیں اس صدمہ میں سید صاحب اور ان کی اہلیہ صاحبہ اور دیگر متعلقین سے دلی ہمدردی ہے۔ مرحومہ نہایت نیک اور مخلص احمدی خاتون تھیں اور بڑی خوش نصیب تھیں کہ ان کی وفات قادیان میں ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

آہ! سر فضل حسین

(از خاکسار "احسن اسمٰعیل" صدیقی۔ گوجرہ)

ہو گیا ہے ہم سے رُخصت آہ سر فضل حسین
ہم کو غمگیں چھوڑ کر وہ خود خدا سے جا ملا

دیکھتے ہی دیکھتے کیوں ہاتھ سے جاتی رہی
ہند میں ہوں گے اگر لاکھوں سیاست داں تو کیا

قوم کا فی الحال تو بکھرا ہُوا شیرازہ تھا
مستقل رہنا تجھے بچپن ہی سے مرغوب تھا

عہدِ ماضی یاد آتا ہے تو رو دیتا ہوں میں
مرتے دم تک بھی مسلمانوں سے غداری نہ کی

کاش تو نورِ صداقت کو بھی کر لیتا قبول!
رہ گئی دل میں یہ حسرت آہ سر فضل حسین

ہند کا ماہِ سیاست آہ سر فضلِ حسین
دردمندِ قوم و ملت آہ سر فضلِ حسین

یہ مسلمانوں کی دولت آہ سر فضلِ حسین
تُو تھا اِک بحرِ سیاست آہ سر فضلِ حسین

تھی ابھی تیری ضرورت آہ سر فضلِ حسین
درمیانِ رنج و راحت آہ سر فضلِ حسین

پیکرِ مہر و مروّت آہ سر فضلِ حسین
آہ! تیری نیک فطرت آہ سر فضلِ حسین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندو عورتوں کا اغوا

اخبار آریہ مسافر لاہور جو ہندو مستورات اپنے گھروں سے نکل کر مسلمانوں کے پاس چلی جاتی ہیں اون کی وجوہات لکھتا ہوا رقمطراز ہے۔ کہ

"چند یوم کی بات ہے۔ کہ چار ہندو نوجوان ہمسائے مسلمانوں کی امداد سے اپنی ہم قوم عورت کو بوڑھے باپ کے ہاں سے لے آئے۔ اور اپنے ساتھی کے ہاں اسے رکھ دیا۔ جب ذات کی پنچائیت اکٹھی ہوئی۔ تب پنچوں نے فیصلہ دیا۔ کہ اگر کوئی ہم قوم اس لڑکی کو اپنے پاس رکھے گا۔ تو اسے پانچسو ایک روپیہ جرمانہ ہوگا۔ جو اس کے بوڑھے باپ کو دینا ہوگا۔ نہیں تو وہ ذات سے باہر کر دی جائیگی۔

مذکورہ بالا نوجوان نہ تو روپیہ دے سکتا تھا۔ اور نہ برادری سے باہر ہونا چاہتا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اس لڑکی کو اسلام کی آغوش میں جانا پڑا۔ ہندو قانون میں دواہ (نکاح) کے نہ ٹوٹنے پر اونچی ذاتوں میں یہ رواج ہے۔ کہ اگر کسی عورت کے ساتھ اس کا کوئی ہم ذات ناطہ کرنا چاہے۔ تو وہ کچھ مقررہ رقم جسے جھگڑا کہتے ہیں۔ پہلے خاوند کو دیکر ایسا کر سکتا ہے۔ مگر روپیہ نہ دینے پر یا تو عورت چھوڑنی پڑتی ہے یا برادری۔

ایک اور خصوصیت جو اس قسم کی واردا توں میں نظر آتی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اغواشدہ ہندو عورتیں زیادہ تر یا تو برضا و رغبت یا پھسلا کر لائی جاتی ہیں۔ بلا خواہش یا جبر سے اغواشدہ عورتیں پانچ فی صدی سے زیادہ نہ ہونگی۔ مگر دیکھنے میں آیا ہے۔ کہ اغواشدہ استریوں میں رنڈوی عورتیں بہت کم ہوتی ہیں ؛

بیکاری کے اعداد و شمار

یوں تو بیکاری عالمگیر ہے۔ اور کوئی بھی ملک ایسا نہیں۔ جسے بیکاری کی شکایت نہ ہو۔ لیکن رنج تو یہ ہے کہ ہندوستان جو کبھی لاکھوں بھوکوں کا پیٹ پالتا تھا۔ آج خود بھوکا مر رہا ہے۔ اگر بیکاری کی رفتار بڑھتی ہی گئی۔ اور اس کا کوئی انسداد نہ کیا گیا تو کون کہہ سکتا ہے۔ کہ ہندوستانی بھوک سے تنگ آکر اخلاق سے گر نہ جائیں گے۔

مختلف ممالک کی بیکاری کے اعداد و شمار دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ برطانیہ میں بیکار ۱۰ فیصدی امریکہ میں ۲۵۔ جرمنی میں ۱۲ اور ہندوستان میں ۷۲ فیصدی ہیں۔ برطانیہ جسے مہذب ہونے کا دعویٰ ہے اور بزعم خود یہ کہتا ہے کہ اس کے عہد حکومت میں ہندوستان نے ترقی کی ہے دیکھے کہ اس کے اپنے ملک کے لوگ تو ۱۰ فیصدی بے کار ہیں۔ لیکن جس پر وہ حکومت کرتا ہے۔ اس ملک کے بیکاروں کی تعداد سات گنا سے بھی زیادہ ہے۔

کاش! ملک کے لیڈر اس طرف دھیان دیں۔ اور وہ لوگ جو لاکھوں روپیہ شراب نوشی۔ سگرٹ نوشی۔ افیون۔ چرس۔ بھنگ۔ بدیشی کپڑوں کھلونوں کھیل۔ تماشوں۔ پوڈر کریم و تیل وغیرہ پر ضائع کرتے ہیں۔ سوچیں کہ اگر یہی روپیہ صنعت و حرفت اور قوم و ملک کی بہبودی کے لئے صرف کیا جائے۔ تو اپنے ملک کے بیکاروں کی تعداد ۷۲ فیصدی سے کم ہو کر آدھی رہ جائے ؛

تعلیمی حالات کی تحقیقات

موجودہ بیکاری اور بے روزگاری کی ذمہ واری زیادہ تر موجودہ طریقہ تعلیم پر ہی عائد ہوتی ہے۔ اور حالات تقاضا کرتے ہیں۔ کہ اس میں موزوں تبدیلی کرائی جائے اور صنعت و حرفت کی طرف زیادہ توجہ دی جائے۔

ہمیں یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ گورنمنٹ نے اس طرف توجہ دی ہے۔ اور ہندوستان کے تعلیمی حالات کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے ولایت سے ماہرین تعلیم آرہے ہیں۔ اس سے پہلے بھی جب مالی اور اقتصادی حالت کے متعلق تحقیقات کرنی مقصود تھی۔ تو ولائیت سے ہی ماہر منگوائے گئے تھے مختلف صوبوں اور مرکزی حکومت کے درمیان مالی تعلقات کی تحقیقات کے لئے سر آٹو نیمیر آئے تھے۔ اور جب ان کی رپورٹ روشنی میں آئی۔ تو کسی بھی صوبجاتی حکومت نے اظہار پسندیدگی نہ کیا۔ اندریں حالات سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا ہندوستان میں کوئی ایسا ماہر تعلیم نہیں۔ جو تمام حالات کے متعلق تحقیقات کر کے گورنمنٹ کو رپورٹ پیش کر سکے۔ ہمارے خیال میں جیسی تعلیم موجودہ حالات کے مدنظر ہندوستان میں مفید ہو سکتی ہے۔ اس کو یورپ کے ماہر اس قدر خوبی سے نہیں سمجھ سکتے۔ جس قدر کہ ہندوستانی۔ مزید برآں باہر سے آنے والے ماہرین کو بلا کر بلاوجہ کثیر خرچ کے زیر بار ہونا بھی کسی صورت میں ٹھیک نہیں۔ ہم تو کہیں گے کہ یہ کام ہندوستانی ماہرین ہی کے سپرد ہونا چاہیئے۔

ایڈیٹر اہلحدیث امرتسر سے خبر دیتے ہیں۔ کہ :-

امرتسر میں جس قدر ان دونوں ہادیان اہل اسلام کی عملی زندگی کا ثبوت ملتا ہے۔ اسے دیکھ کر بے ساختہ منہ سے نکلتا ہے ؎

ہوئے تم دوست جس کے دشمن اسکا آسماں کیوں ہو

کوئی جلسہ کسی فریق کا بغیر خلل اندازی فریق ثانی کے نہیں ہو سکتا۔ کوئی اخبار کسی فریق کا اپنے مدمقابل جماعت کو سب و شتم کئے بغیر شائع نہیں ہوتا۔ انا للہ!

باایں ہمہ مسلمانوں کو غیر مسلم ہوا خواہوں کی طرف سے تھپکیاں دی جاتی ہیں۔ کہ بس پنجاب میں تو مسلم ہی مسلم ہیں۔ گویا مسلم راج اور مسلم حکومت ہے۔ مسلمان ہر طرح بیدار ہیں۔ مسلمان ہر میدان میں شہسوار ہیں ؛

؎ مجلس اتحاد ملت اور احرار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاروق

جلد ۳۱ ؛ قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ جولائی سنہ ۳۶ء ؛ نمبر ۱۶

اظہار الدین علی المخالفین!

(نمبر ۱)

ناچیز خادم فاروق کا ارادہ ہے۔ کہ مسلسل کئی نمبروں میں مندرجہ بالا عنوان کے نیچے حضرت حجۃ اللہ فی الارض مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ کارنامے ظاہر کرے۔ جو مصداق پیشگوئی قرآن مجید ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ کے ہیں۔ اور جن کے ذریعہ آپ نے بتین اور آفتاب سے زیادہ روشن طور پر اسلام کی صداقت اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور اپنی مسیحیت و مہدویت کا ثبوت دیکر تمام دنیا کے مخالفین اسلام کو ملزم و لاجواب کر دیا۔ اور ہر ایک فریق سے اون پر اتمام حجت کر کے دین الحق کو غالب کر دکھایا۔

ناظرین! اس سلسلہ مضامین کو آپ بغور ملاحظہ فرماویں۔ اور مخالفین سلسلہ احمدیہ سے دریافت کریں۔ کہ آیا دنیا میں کوئی اور بھی ایسا کاذب اور مفتری علی اللہ و دجال۔ ضال۔ مضل گذرا ہے۔ جس نے اسلام اور خداء اسلام اور کتاب اسلام اور نبی اسلام علیہ السلام کی صداقت پر اس طریق سے جان و مال قربان کر کے مخالفین دین پر حجت تمام کر دی ہو۔ اگر ہے۔ تو نظیر پیش کریں۔ نہیں تو خدا سے ڈریں۔ اور مرنے کا دن یاد کریں۔ جبکہ اس تکذیب کا اون سے سخت مواخذہ ہوگا۔ اور وہ مواخذہ دارین میں ہوگا۔ نہ کہ صرف مرنے کے بعد ہی انشاء اللہ۔ فانتظروا انی معکم من المنتظرین۔

میں اس سلسلہ کو اس ابتدائی زمانہ سے شروع کرتا ہوں۔ جبکہ آپ (علیہ السلام) ایک گمنامی کی حالت میں تن تنہا اور گوشہ گزیں تھے۔ اور یہ زمانہ ۱۸۸۴ء سے پیشتر کا ہے۔ اسی زمانہ میں آنحضور لامع النور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے براہین احمدیہ جیسی لاجواب کتاب حقیت اسلام میں تصنیف فرمائی۔ جس کے مجیب کے لئے خواہ وہ کسی مذہب و ملت کا آدمی ہو مبلغ دس ہزار روپیہ کا انعام مقرر کیا۔ مگر آج تک کوئی مرد میدان اس انعام کو حاصل کرنے والا نہ پیدا ہوا۔ اور نہ آئندہ ہی امید ہے کہ موجود ہو۔ چونکہ اشاعت کتاب میں کسی قدر دیر تھی اس لئے حضور علیہ السلام نے مندرجہ ذیل ایک اشتہار اور اس کے ساتھ ایک مطبوعہ خط ہر ایک مذہب کے معزز پیرو کے نام ارسال فرمایا۔ جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔ خط مطبوعہ میں آپ نے ارقام فرمایا کہ

"یہ عاجز مؤلف براہین احمدیہ حضرت قادر مطلق جلشانہ کی طرف سے مامور ہوا ہے کہ نبی ناصری اسرائیلی مسیح کی طرز پر کمال مسکینی و فروتنی و غربت و تذلل و تواضع سے اصلاح خلق کے لئے کوشش کرے۔ اور ان لوگوں کو جو راہ راست سے بے خبر ہیں۔ صراط مستقیم دکھاوے۔ اسی غرض سے کتاب براہین احمدیہ تالیف پائی ہے اور اس کا خلاصہ مطلب اشتہار ہمراہی خط ہذا میں مندرج ہے۔ لیکن چونکہ پوری کتاب کا شائع ہونا ایک طویل مدت پر موقوف ہے۔ اس لئے یہ قرار پایا ہے کہ بالفعل بغرض اتمام حجت یہ خط (جس کی ۴۴۰ کاپی چھپوائی گئی ہے) معہ اشتہار انگریزی شائع کیا جاوے۔ اور اس کی ایک ایک کاپی بخدمت معزز پادری صاحبان (پنجاب و ہندوستان و انگلستان وغیرہ بلاد جہاں تک ارسال خط ممکن ہو) جو اپنی قوم میں خاص طور پر مشہور اور معزز ہوں۔ اور بخدمت برہمو صاحبان و آریہ صاحبان و نیچری صاحبان و حضرات مولوی صاحبان (جو وجود خوارق و کرامات سے منکر ہیں۔ اور اس وجہ سے اس عاجز پر بدظن ہیں) ارسال کی جاوے۔ اس کی حضرت مولائے کریم کی طرف سے اجازت ہوئی ہے۔ اور بطور پیشگوئی یہ بشارت ملی ہے۔ کہ اس خط کے مخاطب (جو خط پہونچنے پر رجوع بحق نہ کریں گے) ملزم و لاجواب و مغلوب ہو جاویں گے۔ بناءً علیہ یہ خط آپ کی خدمت میں ارسال کیا جاتا ہے۔ اگر آپ نے اس کی طرف توجہ نہ کی۔ تو آپ پر حجت تمام ہوگی۔ اصل مدعا خط جس کے ابلاغ سے میں مامور ہوا ہوں۔ یہ ہے کہ دین حق جو خدا کی مرضی کے موافق ہے صرف اسلام ہے۔ اور کتاب حقانی جو منجانب اللہ محفوظ اور واجب العمل ہے صرف قرآن ہے۔ اس دین کی حقانیت اور قرآن کی سچائی پر عقلی دلائل کے سوا آسمانی نشانوں کی شہادت بھی پائی جاتی ہے۔ جس کو طالب صادق اس خاکسار (مؤلف براہین احمدیہ) کی صحبت اور چند روز اختیار کرنے سے بمعائنہ چشم تصدیق کر سکتا ہے۔ آپ کو اس دین کی حقانیت یا آسمانی نشانوں کی صداقت میں شک ہو تو آپ طالب صادق بن کر قادیان میں تشریف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لادیں۔ اور ایک سال تک اس عاجز کی صحبت میں رہ کر اُن آسمانی نشانوں کا بچشم خود مشاہدہ کرلیں۔ لیکن اس شرط نیست سے کہ بمجرد معائنہ آسمانی نشانوں کے اسی جگہ (قادیان میں) شرف اظہار اسلام یا تصدیق خوارق سے مشرف ہو جائیں گے۔ اسی نیت سے آپ آویں گے۔ تو ضرور انشاء اللہ تعالیٰ آسمانی نشان مشاہدہ کرینگے۔ اس امر کا خدا کیطرف سے وعدہ ہو چکا ہے۔ جس میں تخلف کا امکان نہیں۔ اور اگر آپ آدیں۔ اور ایک سال تک رہکر کوئی آسمانی نشان مشاہدہ نہ کریں۔ **تو دو سو روپیہ ماہوار کے حساب سے (کل چوبیس سو روپیہ) آپ کو حرجانہ یا جرمانہ دیا جاوے گا۔**

اس دو سو روپیہ ماہوار کو آپ اپنی شایانِ شان نہ سمجھیں۔ تو ہماری وعدہ خلافی کا جرمانہ جو آپ اپنی شان کے لائق قرار دینگے۔ ہم اس کو بشرط استطاعت قبول کرینگے۔ آپ اپنی شرط اظہار اسلام یا تصدیق خوارق ایک سادہ کاغذ پہ تحریر کردیں جس کو اخباروں میں شائع کیا جاوے گا۔ ہم سے اپنی شرط دو سو روپیہ ماہوار جرمانہ (یا جو آپ پسند کریں) عدالت میں رجسٹری کرالیں۔ اور اس کے ساتھ ایک حصہ جائداد بھی بقدر شرط رجسٹری کرالیں"۔

(ملخصاً مطبوعہ مجتبائی پریس لاہور ۱۸۸۴ء)

یہاں تک تو ہم نے مطبوعہ خط کا خلاصہ بلفظہا درج کیا ہے۔ اور اس کے ساتھ جو انگریزی اور اردو میں اشتہار شائع کرکے بھیجا گیا تھا۔ اس کا اقتباس یہ ہے کہ

"کتاب براہین احمدیہ جس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے مؤلف نے ملہم و مامور ہو کر بغرض اصلاح و تجدید دین تالیف کیا ہے۔ اس کتاب میں دین اسلام کی سچائی کو دو طرح پر ثابت کیا گیا ہے۔ اول دلائل عقلیہ سے جن کی قدر و منزلت اس سے ظاہر ہے کہ اگر کوئی مخالف اسلام ان دلائل کو توڑ دے تو اس کو دس ہزار روپیہ دینے کا اشتہار ہے۔ اگر چاہے تو اپنی تسلی کے لئے عدالت میں رجسٹری بھی کرالے۔ دوم آسمانی نشانوں سے مصنف کو اس بات کا بھی علم دیا گیا ہے۔ کہ وہ مجدد وقت ہے۔ اور روحانی طور پر اس کے کمالات مسیح بن مریم کے کمالات سے مشابہ ہیں۔ اور ایک کو دوسرے سے بشدت مناسبت و مشابہت ہے۔ اور اس کو خواص انبیاء و رسل کے نمونہ پر محض بہ برکت متابعت حضرت خیر البشر و افضل الرسل صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ان بہتوں پر اکابر اولیاء سے فضیلت دی گئی ہے۔ جو اس سے پہلے گذر چکے ہیں۔ اور اس کے قدم پر چلنا موجب نجات و سعادت و برکت اور اس کے برخلاف چلنا موجب بُعد و حرمان ہے۔ اگر اس اشتہار کے بعد بھی کوئی شخص سچا طالب بن کر اپنی عقدہ کشائی نہ چاہے۔ تو ہماری طرف سے اوس پر اتمام حجت ہے۔ جس کا خدا تعالیٰ کے روبرو دئے اس کو جواب دینا پڑے گا"۔ (انگریزی مطبوعہ رپن پریس لاہور ۱۸۸۴ء) اردو مطبوعہ ریاض ہند پریس امرت سر)

ناظرین! یہ ہے خلاصہ اس خط و اشتہار مطبوعہ کا جو خدا کے مامور نے تائید اسلام مخالفین اسلام پر اتمام حجت کے لئے شائع کئے۔ ان اقتباسات بالا میں امورات ذیل کا بوضاحت بیان ہے

(۱) مؤلف براہین احمدیہ کا ہدایت خلق کے لئے منجانب اللہ ملہم اور مامور ہونا۔

(۲) مجدد وقت و مثیل مسیح ہونا۔

(۳) محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور قرآن کی اتباع سے خواص انبیاء و رسولوں کے نمونہ پر ہونا۔

(۴) بہت سے اکابر اولیاء سابقین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین سے افضل ہونا۔

(۵) صرف اسلام اور قرآن مجید و شریعت محمدیہ کا مصدق و مبلغ ہونا۔

(۶) تائید اسلام کے لئے سینہ سپر ہو کر مردانہ وار میدان میں آنا۔

(۷) ہر ایک مذہب کے معزز لیڈروں اور ہر ایک فرقہ کے سربرآوردہ مولویوں کو صداقت اسلام آزمانے کے لئے دعوت دینا۔

(۸) بعد مشاہدہ صداقت اسلام مخالف سے صرف مسلمان اور مصدق ہونے کی شرط کرنا۔

(۹) بصورت عدم اظہار صداقت اسلام و نشان آسمانی دو سو روپیہ ماہوار بلکہ اس سے بھی زیادہ روپیہ بطور حرجانہ مخالف کو دینے کے واسطے تیار رہنا:

(۱۰) اور حرجانہ مجوزہ کے متعلق اطمینان مخالف کے لئے اپنی جائداد کو رجسٹری کرا کر معاہدہ کو بھی عدالت میں رجسٹری کرا دینے کا اقرار کرنا وغیرہ وغیرہ۔

اب ہم سلسلہ احمدیہ کے اندرونی و بیرونی دشمنوں سے پوچھتے ہیں۔ کہ

(الف) کوئی اس مقابلہ کے لئے تم میں سے نکلا؟ (ب) یہ جرأت و تحدی بغیر کامل یقین کے کسی ایسے کاذب اور مفتری سے بھی ہو سکتی ہے جس کو نہ تو خدا اور رسول پر ایمان ہو اور نہ قرآنی وعدوں پر یقین۔ پھر بھی وہ اپنا مال و جان اسلام پر قربان کرنے کو ہر وقت آمادہ رہے؟ (ج) بعد زمانہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کسی ایسے خادم اسلام کا پتہ بتا سکتے ہو؟ (د) علماء صوفیاء حال میں سے کسی نے اس طریق لا جواب سے اسلام کا غلبہ ادیان باطلہ پر کیا؟ (ھ) جبکہ اس صاف اور صریح طریق پر صداقت اسلام پرکھنے کے لئے باوجود اطلاع کوئی نہ آیا۔ تو اُن پر اتمام حجت ہو گئی یا نہیں؟ اگر دیانت اور حیاء کا مادہ موجود ہے۔ تو امرت سر کا اہلحدیث اور اہل فقہ بدزبانی اور لایعنی طریق گفتگو کو چھوڑ کر صرف سوالات بالا کا جواب تحریر کریں۔ اسیطرح ہر ایک مخالف کا حق ہے کہ وہ جواباً ہمیں اُس جواب سے اطلاع ہونی چاہیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احراری مشن

احرار اور اتحاد ملت

گو ٹائیٹل احراری کی پستیٔ اخلاق کا اس سے بڑھ کر ثبوت کیا ہوگا۔ کہ میاں فضل حسین مرحوم و مغفور کے جنازے پر دس ہزار مسلمان آناً فاناً جمع ہو گئے۔ لیکن احرار لیڈروں اور کارکنوں میں سے کوئی بھی نہ پہنچا۔ بلکہ اپنے دفتر میں بیٹھے ہوئے رنگ رلیاں مناتے رہے اور ٹیلیفون پر بعض لوگوں کے ساتھ اس موت کا ذکر کر کے قہقہے لگاتے رہے۔

اللہ اکبر۔ اگر یہی احرار کا اسلام ہے تو اللہ ان کے فتنے سے ہر فرزند اسلام کو محفوظ رکھے۔

مسجد خیر الدین امرتسر میں "بڑے مولوی صاحب" اور "بڑے شاہ صاحب" نے ۸ / جولائی کو جو تقریریں فرمائیں وہ بھی اخلاق اسلامی کا بہترین آئینہ تھیں۔ "بڑے مولوی صاحب" کے چند مقدس فقرے ملاحظہ ہوں۔

(۱) ہمارے مخالف اول درجے کے منافق اور جہنمی ہیں۔

(۲) ظفر علی ملعون بدمعاش ہے۔ اس نے اور تارا سنگھ نے ملکر پنجاب اسمبلی کے ممبر بننے کے لئے شہید گنج کا جھگڑا پیدا کیا۔ یہ دونوں بدمعاش اپنی فطرت میں یکساں ہیں۔

(۳) ظفر علی اور تارا سنگھ میں اتنا فرق ہے کہ ایک کے سر پر کیس نہیں ہیں۔ لیکن باطناً وہ بھی سکھ ہے۔ ان دونوں سکھوں کی داڑھیاں آپس میں باندھ کر دونوں کا منہ کالا کر کے گدھوں پر سوار کر سارے ملک میں پھرانا چاہیئے۔ اور اوپر سے جوتوں کی بارش کرنی چاہیئے۔

(۴) ظفر علی خوفناک سؤر ہے جو تمہاری فضاء کو ناپاک کر رہا ہے۔ اس کو تباہ کر دو۔ شریعت میں سؤر کو مارنا جائز ہے۔

یہ بڑے مولوی صاحب کے ارشادات مقدسہ تھے۔ اب "بڑے شاہ صاحب" کے ملفوظات طیبات سن لیجئے:

(۱) فضل حسین اور ظفر علی دو مکار سیاست دان تھے۔ جب ان کی دوکانداری چمک گئی۔ اور دونوں قوم کو لوٹ چکے۔ اور احرار کی مخالفت کا وقت آیا۔ تو باہم مل بیٹھے۔

(۲) اس بوڑھے شیطان (ظفر علی خان) کا مسکن سالوال جہنم ہے۔ اس کا ٹھکانا درک الاسفل ہے۔ ظفر علی کی کوشش سے مجھے مختلف مقامات پر قتل کرنے کی سازشیں کی گئیں۔ لیکن خدا نے مجھے اپنے رسول کی طرح بچا لیا۔ دشمن اندھے ہو گئے۔ اور ان کی آنکھوں میں جہنم کی خاک جھونک دی گئی۔

(۳) خدا اس بوڑھے منافق کو برباد کرے۔

(۴) ہم اپنے دشمنوں سے چن چن کر بدلہ لینگے۔ منظم ہو جاؤ۔ دشمنوں کو کچل دو۔ امن کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ (اجی ان باتوں سے امن کہاں جا سکتا ہے۔ فاروق)

(۵) انشاء اللہ ہم بدزبان اور بدباطن مانسہروی (حضرت مولانا محمد اسحاق) کی طرح کسی قسم کی بکواس نہیں کرینگے۔ لیکن اگر ہمارے دشمنوں نے کیجڑ اچھالنے کی کوشش کی۔ تو ہماری طرف سے بھی کوئی لحاظ نہ ہوگا۔

(۶) ہم نے محمد علی اور میر عثمان علی دکن کا بھی کوئی پرواہ نہ کی۔ یہ وہ بزرگ ہیں۔ جن کو آج کل مسلمانوں کی رہنمائی کا دعویٰ ہے۔ خدارا ہمیں کوئی بتائے کہ اس ہرزہ سرائی کو اخلاق۔ انسانیت اور اسلام سے کیا تعلق ہے۔ کیا یہی وہ شائستگی ہے۔ جس کی طرف رسول خدا صاحب خلق عظیم نے دنیا والوں کو دعوت دی؟ کیا یہی تو وہ علماء نہیں ہیں۔ جن کے متعلق حدیث میں ارشاد ہوا ہے کہ "ان کے علماء آسمان کے نیچے شر و فساد کا سب سے بڑا منبع ہونگے؟ حیف ہے ان مسلمانوں پر جو خانہ خدا میں خلق محمدی کی یہ توہین سنتے ہیں اور پھر ان فرعونوں کی زبانوں کو بند نہیں کرتے"!

(انقلاب ۱۶ / جولائی ۱۹۳۶ء)

"لیجئے طبل جنگ پر پھر چوب پڑ گئی۔ ادھر امرتسر میں سرخپوش اور نیلی پوش گتھم گتھا ہو گئے۔ ادھر لاہور میں احرار اور نیلی پوشوں نے ایک دوسرے پر "بُرن" بول دیا۔ گھونسے سے سر پھٹا۔ گالی سے بھبتی کا مقابلہ آپڑا۔ زندہ باد اور مردہ باد دست و گریبان ہو گئے۔ شلواریں اور قمیصیں پھٹیں۔ داڑھیاں نچیں۔ یہ تو آغاز ہے۔ خدا جانے ابھی کتنے معرکے ہونگے۔ اور کس کس محاذ پر ہوں گے۔

ہمیں ان لوگوں کی داڑھیوں کے نچنے اور قمیصوں کے پھٹنے کا رنج نہیں۔ افسوس تو اس بات کا ہے۔ کہ اس لڑائی میں شرافت کا سینہ گالیوں کے تیروں سے فگار اور غیرت کا جگر پاش پاش نظر آتا ہے۔ اور تو اور اخلاق بھی اس معرکے میں مارا گیا۔ دیانت بھی شہید ہو چکی۔ رسوائی ننگی ناچ رہی ہے۔ حیا نے آنکھیں بند کر لیں۔ اب کوئی ان لوگوں سے کیسے کہے کہ "شرم کرو"۔ اور کہے تو سنتا کون ہے۔

ہمارے خیال میں اب تھیٹروں کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ انہیں بند کر دینا چاہیئے۔ سینما بے کیف ہو چکے ہیں۔ فلم کمپنیوں اور سینما کے مالکوں کو پنجاب سے اپنا بوریا بندھنا اٹھا کر کسی اور طرف کا رُخ کرنا چاہیئے۔ سرکس والوں کو اطلاع دے دی جائے کہ اب وہ اس طرف نہ آئیں۔ کیونکہ مسلمانوں نے خود

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرکس کھول لیا ہے۔ اور انہیں کسی چینی جاپانی سرکس کی ضرورت نہیں رہی۔ بھانڈوں۔ نٹوں اور بازیگروں کو خود کشی کر لینا چاہیئے۔ کیونکہ اب ان کا بازار سرد ہو چکا ہے ؛

اس زمانے میں جس شخص کو گھڑی دو گھڑی غم غلط کرنے اور جی بہلانے کی ضرورت ہو۔ مسلمانوں کے کسی جلسے میں چلا جائے۔ جنگ کی جنگ میلے کا میلہ سرکس والوں اور بھانڈوں کی نقالی کا لطف بھی ہے سنیما اور تھیٹر کے تماشے بھی۔ اور اس پر طرہ یہ کہ ٹکٹ کے بغیر تماشا دکھایا جاتا ہے۔ مسلمانوں کو تو ان جلسوں میں بھی جانے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ انہوں نے گھر گھر سنیما اور سرکس کھول رکھے ہیں۔ البتہ دوسری قوموں کے لوگوں کو جو تفریح کے ان طریقوں سے بے خبر ہیں۔ لامحالہ مسلمانوں کے جلسہ گاہوں کا رُخ کرنا پڑے گا۔"

(احسان مورخہ ۱۶ جولائی ۳۶ء)

غیر احمدی مشن

سر اقبال۔ ابو الکلام آزاد۔ سید سلیمان ندوی وغیرہ کے متعلق غلام نبی صاحب مسلم بی۔ اے غیر مبائع نے مندرجہ ذیل استفتاء غیر احمدی مولویوں سے بغرض جواب شائع کیا ہے۔ جس کو ہم ناظرین فاروق کی دلچسپی کے لئے نقل کرتے ہیں :

استفتاء

از

جناب مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب شہاب الدین خطیب جامع مسجد چوبرجی عالمگیر لاہور۔ محمد داؤد غزنوی سید طلحہ پروفیسر عربی۔ اورینٹل کالج لاہور۔ عبد الکریم مدرسہ عالیہ عربیہ رحیمیہ نیلہ گنبد لاہور۔ محمد فیوض الرحمٰن مدرس مدرسہ رحیمیہ لاہور۔ محمد صادق خطیب مسجد پٹولیاں لوہاری منڈی لاہور۔ کریم بخش پروفیسر عربی گورنمنٹ کالج لاہور۔ مفتی عبد القادر۔ محمد حیات فاضل دیوبند محمد احمد۔ محمد حنیف ندوی۔ غلام حیدر خطیب مسجد خراسیاں لاہور۔ عبد الحی صدر مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور۔ ابو الحسن سید محمد احمد خطیب مسجد وزیر خان لاہور۔ قاری ابو البرکات۔ سید احمد ناظم مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور۔ احمد علی۔ ہدایت اللہ ملتانی۔ غلام حیدر ملتانی۔ ابو العلی۔ محمد حنیف قریشی عبد المجبار۔ فضل احمد اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ دروازہ لاہور۔ عبد اللہ جالندھری۔ فاروقی و دیگر علمائے پنجاب و ہندوستان۔

اے علمائے قوم! میں نے چند روز قبل آپ سے استفسار کیا تھا۔ کہ اگر مولانا غلام مرشد محض اسی قدر کہہ دینے سے کہ حیات و ممات مسیح کا مسئلہ متنازعہ فیہ ہے۔ شریعت اسلامی کی رو سے زندیق اور ملحد ہیں۔ تو ایسے بزرگوں کے متعلق آپ کا کیا فتویٰ ہے۔ جو نہ صرف وفات مسیح کے قائل ہیں۔ بلکہ نزول مسیح کے عقیدہ کے بھی منکر ہیں۔ جس کا ذکر کتب عقائد میں ہے۔ بلکہ بعض تو ان میں سے اس عقیدہ نزول مسیح کو یہودیت اور مجوسیت کا جزو قرار دیتے ہیں۔ اور اس ضمن میں میں نے ڈاکٹر سر محمد اقبال۔ مولانا ابو الکلام آزاد سید سلیمان ندوی۔ مفتی محمد عبدہٗ اور ان کے شاگرد رشید رضا کے نام پیش کئے تھے۔ کیونکہ ظاہر ہے۔ کہ شریعت کا فتویٰ خاص خاص آدمیوں کے لئے تو نہیں بلکہ وہ ان تمام لوگوں کے لئے ہے۔ جو خاص خاص عقائد رکھتے ہیں۔ یہ تو شریعت نہیں کہہ سکتی۔ کہ مولانا غلام مرشد اگر حیات و ممات مسیح کے مسئلے کو متنازعہ فیہ کہیں۔ تو وہ ملحد و زندیق۔ لیکن سر محمد اقبال۔ مولانا ابو الکلام آزاد۔ سید سلیمان ندوی۔ مفتی محمد عبدہٗ۔ سید رشید رضا باوجود مسیح کی وفات کے قائل ہونے کے اور نزول مسیح کے عقیدہ کے منکر ہونے کے پکے اور ٹھیٹھ مسلمان اور مسلمانوں کے سچے رہنما۔

مگر آپ لوگوں نے اس سوال کے جواب میں خاموشی اختیار کی۔ اور طالبان حق کے دل میں یہ امر بہت سے شبہات پیدا کرتا ہے۔ کہ آپ لوگوں کو شاید مولانا غلام مرشد صاحب سے ان کی بڑھی ہوئی ہر دلعزیزی کی وجہ سے حسد اور عناد ہے۔ ورنہ اگر آپ کا فتویٰ شریعت پر مبنی ہوتا۔ تو جس طرح دلیری سے آپ نے مولانا غلام مرشد کو ملحد و زندیق کہہ دیا تھا۔ اس سے سخت تر فتویٰ ان بزرگوں پر دینا چاہیئے تھا۔ جو مولانا غلام مرشد سے دس قدم آگے بڑھے ہوئے ہیں۔ یعنی علی الاعلان وفات مسیح کے قائل اور عقیدہ نزول مسیح کے منکر ہیں۔ اس خاموشی کو اگر توڑا ہے۔ تو مولانا محمد دین صاحب بانی حزب الاحناف نے اپنے اشتہار میں توڑا ہے۔ لیکن میرے لئے یہ کہنا مشکل ہے کہ آپ بزرگ بھی اس جواب میں متفق ہیں یا نہیں۔ میرا گمان حزب الاحناف کے متعلق یہ تھا۔ کہ یہ بزرگ کو غلطی پر ہوں۔ لیکن جرأت سے بات کہہ دیتے ہیں۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ بانی حزب الاحناف نے بھی اس استفتاء کو محض ٹالنے کی کوشش کی ہے وہ ان بزرگوں کی طرف سے جن کے متعلق استفتاء کیا گیا تھا۔ یوں جواب دیتے ہیں۔

اوّل۔ ڈاکٹر سر محمد اقبال۔

"کیا ڈاکٹر سر محمد اقبال کا نام علمائے دین میں شمار ہے؟ ..... وہ علم دینیات سے دور کا واسطہ بھی نہیں رکھتے۔ ..... لہٰذا اگر ڈاکٹر صاحب نے حیات مسیح کو یہودی اور مجوسی کا عقیدہ کہا ہے۔ تو کسی کے بہکانے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے ایسا کہا ہے۔ وہ علوم قرآن اور فقہ اور اصول سے بہت کم واقفیت رکھتے ہیں۔ اس لئے انکی بات مسائل مذہبی میں حجت نہیں ہو سکتی۔"

لیکن میں نے یہ تو نہ کہا تھا۔ کہ ان کی بات حجت ہے۔ بلکہ ان کے اس عقیدہ پر فتویٰ طلب کیا تھا۔ پھر یہ بھی کوئی عذر نہیں۔ کہ وہ عالم دین نہیں۔ شریعت کا فتویٰ تو ہر اس شخص پر ہونا چاہئے جو ایک خاص عقیدہ رکھتا ہے۔ نہ یہ کہ عالم پر فتویٰ ہو اور جو عالم نہ ہو۔ مگر علامہ کہلائے اس پر کوئی فتویٰ نہیں۔ بلکہ جو لوگ دین سے پورے باخبر نہیں ان کی تو اور بھی زیادہ جرأت ہے۔ کہ وہ ایک مذہبی مسئلہ کو جس پر امت کا اتفاق ہے یعنی نزول مسیح کا مسئلہ یہودی اور مجوسی عقیدہ قرار دیں ان کے بارے میں اگر مولانا احمد علی خاموشی اختیار کریں۔ تو وہ معذور سمجھے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ نہ صرف اس انجمن کے ممبر ہیں جس کے پریذیڈنٹ ڈاکٹر سر محمد اقبال ہیں۔ بلکہ وہ ڈاکٹر سر محمد اقبال کے ایسے اعلانات کو خود شائع کرتے رہے ہیں۔ اور شاید اندرونی طور پر ان سے موافقت رکھتے ہوں۔ لیکن باقی بزرگوں کا کوئی عذر نہیں۔

دوم۔ مولانا ابوالکلام کے متعلق لکھتے ہیں:۔

"وہ پہلے ہی آزاد ہیں" اور اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ وہ حیات مسیح اور نزول مسیح کے انکاری ہیں۔ بلکہ معجزات کے بھی۔ تو اسی بناء پر تو میں نے فتویٰ طلب کیا تھا۔ اگر بانی حزب الاحناف کی طرح آپ لوگوں کے خیال میں بھی مولانا ابوالکلام قیود شریعت سے آزاد ہیں تو پھر آپ کا ان پر کیا فتویٰ ہے۔ مولانا کفایت اللہ اور مولانا ننگ ملائق اگر کانگرسی ہونے کی وجہ سے ان کا لحاظ کریں۔ تو الگ بات ہے۔ لیکن باقی بزرگان کو تو یہ لحاظ نہیں"

سوم۔ سید سلیمان ندوی۔ ان کے متعلق لکھا ہے "انہوں نے سیرت نبوی میں معراج جسمانی وغیرہ سے صاف انکار کیا ہے۔ یہ پہلے ہی معتزلی اور نیچری عقیدہ رکھتے ہیں"

تو کیا اس صورت میں کہ وہ اپنی کتابوں کے ذریعہ سے ساری امت مسلمہ پر اثر ڈال رہے ہیں۔ علماء کا فرض اور بھی زیادہ نہیں ہو جاتا۔ کہ وہ ان کے متعلق عام مسلمانوں کو جن کے وہ رہنما اور نمایندے ہیں۔ اطلاع دیں۔ کہ اس قسم کے الحاد اور زندقہ کے خیالات رکھنے والوں سے انہیں بچنا چاہیئے۔

باقی دو بزرگان مصر کو چھوڑتا ہوں۔ کیوں کہ وہ فوت ہی ہو چکے ہیں۔ لیکن ان تین کے متعلق میں علمائے قوم سے بزور درخواست کروں گا۔ کہ وہ اپنی زبان کو کھولیں۔ اگر انہوں نے مولانا غلام مرشد کے متعلق جن کے چھپے ہوئے خیالات بھی ان کے سامنے نہ تھے۔ الحاد و زندقہ کا فتویٰ دینے میں حق کا اظہار کیا ہے اور شریعت کا احترام مدنظر رکھا ہے۔ تو میں اسی حق اور اسی شریعت کا واسطہ انہیں دیتا ہوں کہ وہ ان بزرگوں کے متعلق بھی اسی جرأت سے کام لیں۔ ورنہ اس بارے میں ذرا بھی شبہ کی گنجائش نہ رہے گی۔ کہ مولانا غلام مرشد پر فتویٰ صرف حسد اور بغض کی وجہ سے ہے۔ اور ان بزرگوں کے معاملہ میں خاموشی ان کے لحاظ کی وجہ سے ہے اور یہ وہ صفت ہے جو حضرت مسیح کے زمانے میں علمائے یہود میں آگئی تھی۔

اے راہنمایان قوم! میں پھر آپ سے التماس کرتا ہوں۔ کہ جو باتیں میں نے پیش کی ہیں۔ ان پر توجہ فرمائیں۔ اور سکوت عن الحق اختیار نہ فرمائیں۔ شریعت کا فتویٰ جس جس پر لگتا ہے۔ جرأت سے لگائیں۔ اور اس بات کا ثبوت دیں۔ کہ احترام شریعت کے سامنے اور حق کے معاملہ میں نہ آپ کو کسی سے بغض ہے اور نہ کسی کا لحاظ ہے۔ پھر چاہے آپ کا فتویٰ غلط ہی ہو۔ آپ عند اللہ معذور ہوں گے۔ کیونکہ آپ نے اجتہاد سے کام لینے میں کسی کا لحاظ نہیں کیا۔ اجتہاد میں خطا ہو جانا الگ بات ہے۔

آخر پر میں یہ بھی عرض کرتا ہوں۔ کہ آپ ناموں کو چھوڑ دیں اور صرف یہ فتویٰ دیں۔ کہ وہ لوگ جو حسب ذیل عقائد رکھتے ہیں۔ ان پر شریعت اسلامی کا کیا فتویٰ ہے۔

(۱) وہ وفات مسیح کے قائل ہیں۔

(۲) وہ نزول مسیح کے منکر ہیں۔

کیا ایسے لوگ مسلمانوں کے سواد اعظم کے رہنما ہیں۔ یا ملحد و زندیق یا خارج از اسلام۔

جواب ذیل کے پتے پر بھیجا جائے اور آپ بے شک بیرنگ بھیج دیں۔ میں وصول کر لوں گا۔ صرف لفافہ پر فتویٰ دینے والے بزرگ کے دستخط اور پتہ ہونا چاہیئے۔

بانی حزب الاحناف نے یہ کہکر بھی اپنا پیچھا چھڑانا چاہا ہے۔ کہ میں احمدی ہوں۔ لیکن میری عرض ہے۔ کہ آپ کا عمل انظر الی ما قال و لا تنظر الی من قال پر ہونا چاہیئے۔

المستفتی

غلام نبی مسلم۔ بی۔ اے۔ ایل ایل بی

پلیڈر سیشن کورٹ ڈلہوزی۔

نوٹ۔ یہ استفتاء ان پندرہ علماء کے نام بھیجا گیا ہے۔ اب ہم ان کی جرأت ایمانی کو دیکھیں گے۔ (پیغام صلح)

پیغامی مشن

"مولانا ابوالکلام آزاد کے سابقہ اور موجودہ عقائد میں تضاد"

مولانا ابوالکلام آزاد نے ایک استفتاء کے جواب دیتے ہوئے ایک بیان شائع کیا ضرورت میں بعوثت مجددین کے متعلق آپ نے نہایت بے کیف سے فرمایا ہے۔ کہ

"ہمیں کونسی ضرورت ہے کہ اس لغویت میں پڑیں۔ ہم نہیں جانتے مجدد کیا بلا ہوتی ہے"

اس پر پیغام صلح کے مقالہ افتتاحیہ مورخہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۳۶/۷ ۳ میں بدلی بحث کی گئی ہے۔ آج ہم مولانا کی مشہور کتاب "تذکرہ" (جسے مجاہد نامہ کہنا زیادہ موزوں ہوگا) سے ناظرین کرام کو دکھانا چاہتے ہیں۔ کہ مولانا کا سابقہ عقیدہ بعثت مجددین کے متعلق کیا تھا۔ اور حال میں ان کا بیان پہلے خیالات کے سراسر متضاد ہے۔ (مدیر)

"ہر زمانہ میں خدا کے برگزیدہ لوگ ہوتے ہیں۔ یہ معلوم رہے کہ ہر عہد و دور میں خدا کے چند بندے ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جن کا وجود مثل دل کا مرکز شمسی کی طرح تمام انسانوں کا مرکز محبت اور کعبہ انجذاب ہوتا ہے۔ اور جس طرح نظام شمسی کا ہر متحرک ستارہ صرف اسی لئے ہے کہ کعبہ شمس کا طواف اسی طرح انسانوں کے گروہ اور آبادیوں ہی صرف اسی لئے ہوتے ہیں۔ کہ اس مرکز ہدایت کعبہ ہدایت کا طواف کریں۔ زمین کی دلچسپی پر موقوف نہیں آسمانوں میں بھی صرف انہی ناموں کی پکار ہوتی ہے۔" (ص ۵۵ و ۵۶)

"خدا کے ان چند بندوں" سے مولانا کی کیا مراد ہے۔ سنئے:۔

"اگرچہ دنیا بظاہر علم و فضیلت سے لبریز ہوتی ہے۔ اور بڑے بڑے اصحاب طنطنہ و شہرت دار باب تفخر و عظمت موجود ہوتے ہیں۔ مگر کسی کو اس کی توفیق نہیں ملتی۔ کہ اپنے عہد و دور کی طلب دعوت اور سوال قیام ہدایت پر مردانہ وار لبیک کہے۔ اور ظلمت کدہ ضعف و درماندگی سے نکل کر راہ عزیمت دعوت میں قدم رکھے۔ اور اگرچہ دروازہ سعادت کا بیچ لا خزائن رحمت و نصرت زبانی ہمواره در صدد محمد احمدؐ ہوتے ہیں۔ مگر سینکڑوں ہزاروں علماء خواص اصحاب خوائق و صوامع میں سے..... کسی کو بھی اس کے عہد کے احیاء و تجدید اور طائفہ منصورہ من یجدد لها دینها میں داخل ہونے اور جماعت علیا یحبهم و یحبونه میں محدود و محشور ہونے کی توفیق نہیں ملتی۔ تا آنکہ پردہ ظلمت چاک ہوتا۔ اور یکایک صبح ہدایت و سعادت مشرق تجدید و انبعاث سے عالم افروز جہاں تاب ہوتی ہے۔ تو اس وقت تم دیکھتے ہو کہ جس راہ میں قدم رکھنے سے ایک عالم درماندہ و ناچار تھا۔ اچانک ایک مرد باہمت اٹھتا ہے۔ اور نہ صرف قدم رکھتا ہے بلکہ دوڑتا ہوا چلا جاتا ہے۔ راہ کی وہ مشکلیں اور صعوبتیں جو ضعفاء عہد کے لئے مصیبتوں کا پہاڑ اور ہیبتوں اور دہشتوں کی گھاٹیاں تھیں اور جن کے وہم و تصور سے بیچارگان وقت کی ارواح پر ایسی دہشت و ہیبت طاری ہو جاتی تھی۔ کانهم یساقون الی الموت وهم ینظرون۔ تو وہ سب اس کے جولان قدم کے لئے ایک مشت غبار اور ایک تودہ خس و خاشاک سے زیادہ حکم نہیں رکھتیں۔ سب دیکھتے کے دیکھتے ہی رہ جاتے ہیں۔ اور وہ بڑھ کر عزیمت دعوت و ہدایت عامہ کا باب مسدود کھول دیتا ہے۔ اور اس کی زبان ہست و مقال نفوت اس ترانۂ رجز سے زمزمہ ساز بزم عالم و عالیان ہوتی ہے ؎

تاب یک جلوہ نیا در دنہ موسیٰ دنہ طور!
ایں دلم ہست کہ زیں گونہ ہزاراں دیدہ است!

اگرچہ اس عہد میں ہزاروں مدعیان کار موجود ہوں۔ مگر اس فضیلت مخصوص میں اس کا کوئی سہیم و شریک نہیں ہوتا۔ صرف اسی کو اس عہد کی اقلیم ہدایت کی سلطانی و فرمانروائی پہنچتی ہے۔ اور صرف وہی اپنے زمانے کا کلید بردار خزائن برکات و فیضان سماویہ ہوتا ہے۔ تمام اصحاب طریق ناچار ہوتے ہیں کہ اپنے اپنے چراغ اسی مصباح ہدایت سے روشن کریں۔ اور تمام رہروان جادہ مقصد مجبور ہوتے ہیں۔ کہ اسی کے کارروان فضل و قافلہ کرامت کی آواز درا پر اپنے اپنے قدم اٹھائیں ؎

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا!
ہر مدعی کیواسطے دار و رسن کہاں"

(ص ۹۹ و ص ۱۰۰)

مجددین کے عہد میں صلحا کا بقیہ

مذکورۃ الصدر حوالجات کسی تشریح و توضیح کے محتاج نہیں۔ لیکن مولانا نے اس مسئلہ کے بعض اور پہلوؤں کو بھی بے نقاب کیا اور اس سوال کے جواب میں کیا صلحاء و اولیاء کا وجود قطعاً عنقا ہو جاتا ہے۔ یا ارباب حق کا بقیہ کچھ موجود ہوتا ہے۔ لکھتے ہیں:۔

"جب انبیائے کرام علیہم السلام کی دعوت کے ظہور کے زمانوں میں بھی داعیان حق و آمرین بالمعروف و سارعون فی الخیرات سے قوم و ملک بالکل خالی نہیں ہو جاتا تو ظاہر ہے کہ ان کے اتباع دوریات اور قدما و نضبا کے لئے اصحاب عزیمت دعوت و مجددین امت انہی سے عبارت ہیں۔ ایسا ہونا کیوں ضروری ہو۔ اس اصل الاصول کو کسی حال میں بھی فراموش نہیں کرنا چاہئے کہ دعوت و قیام حق اور اصلاح و تربیت امم کا اصل سرچشمہ و مرکز مقام نبوت ہی اور ہر عہدہ دور میں اس کا جس قدر بھی ظہور ہوتا ہے وہ سب اسی مقام سے ملحق و متصل اور سب کی روشنی اس نظام و اقوام عالم سے مکتسب و مستنیر اور تمام انہار فیضان و سعادت کیلئے یہی سلسبیل نبوت مخرج و منبع کا حکم رکھتی ہے۔" ص ۱۰۳

معاملات نبوت

"مجددین امت کا ظہور بھی معاملات نبوت کے ماتحت ہے۔ جس طرح انبیاء کرام کی تعلیم و دعوت ہمیشہ اسی رنگ میں جلوہ افروز ہوتی ہے۔ جس کا ان کے عہد میں غلبہ ہو۔ اسی طرح مجددین امت کا ظہور بھی ہمیشہ اپنے رنگارنگ روپ میں اس وقت کے مقتضاء و داعیہ کے مطابق ہوتا ہے۔" (ص ۲۴)

مجددین کا کام

"مجددان تحریفات کو دور کرتے ہیں۔ جو دین میں شروع ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح جہلاء کی تاویلات کا بھی مقابلہ کرتے ہیں۔ گویا جب لوگ تاویل نصوص اور

تحریف نصوص اپنا شیوہ بنا لیتے ہیں۔ تو مجددین اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہو کر ان کا قلع قمع کرتے ہیں۔

یہی وہ مقام مخصوص ہے۔ جو ہر عہد میں صرف ایک یا چند افراد عالیہ ہی کے حصہ میں آتا ہے اور گو کاروبار دعوت سے معاملات رکھنے والے بہت سے موجود ہوں۔ مگر اس عہد کے فتح باب اور سلطان دار دعوت کی فضیلت ان کو نصیب نہیں ہوتی۔ سب ناچار ہوتے ہیں۔ کہ اس فاتح عہد اور عازم وقت ہی کے حلقہ اتباع و ذریات میں داخل ہوں۔ یہ بہت ممکن ہے کہ ان میں بعض افراد کسی خاص شاخ علم و عمل میں درجہ بلند رکھتے ہوں۔ مگر اس معاملہ کے لئے وہ کچھ سود مند نہیں ہوتا۔ اور فاتح دور کے آگے ان کو اطفال مکاتب کی طرح زانوے ادب و استفادہ تہہ کرنا ہی پڑتا ہے۔ اس عہد کے خزائن فیضان و برکات کی کنجی اسی قبضہ میں دیدی جاتی ہے۔ پس طالبین فیضان اس کے حلقہ ارادت سے الگ رہ کر کچھ نہیں پا سکتے۔" (ص ۱۰۹)

وقت کا سلطان

"یہ جو بار بار کہہ رہا ہوں۔ کہ وقت کا سلطان اور خزینہ دار ایک ہی ہوتا ہے خواہ کوئی ہو اور کیسا ہی ہو۔ مگر اس سے الگ رہ کر کچھ نہیں پا سکتا۔ تو یہ وہی حقیقت ہے۔ جس کو بار بار حضرت ممدوح (یعنی حضرت مجدد الف ثانی رح) فرماتے رہے۔ اور ان سے پہلے بھی تمام محرمان راہ نے اشارات کئے۔"

"یہ مجدد آنست کہ ہر چہ دراں مدت از فیوض بہ امت رسد۔ بتوسط او رسد۔ اگرچہ اقطاب دادتا دآں وقت باشند" ص ۲۴۳

ہر زمانہ میں مجدد

"ہر دور میں تم پاؤ گے۔ کہ اگرچہ عامہ علماء و صلحاء امت کی ایک بہت بڑی جماعت موجود تھی اور ان کا فضل و کمال اور ورع و تقویٰ بھی ہر طرح مسلم و ثابت ہے۔ بلکہ بعض ان میں ایسے تھے۔ کہ علم و عمل کی متعدد شاخوں میں اپنا عدیل و نظیر نہیں رکھتے تھے

بایں ہمہ اس عہد کی عزیمت دعوت اور تجدید ملت کے مرتبہ مخصوص میں ان کا کوئی حصہ نہ ہوا۔ اور صرف چند خاص افراد عزائم ہی کی قسمت میں آیا۔

مقام عزیمت دعوت اور احیاء تجدید امت کی نسبت یہ جو کچھ بلا قصد زبان قلم پر آگیا۔ تو اگرچہ اس کی تفصیل کا یہ موقع نہ تھا لیکن زیادہ تر یہ خیال باعث ہوا کہ شاید ان حالات و وقائع کا مطالعہ اصحاب صلاح و استعداد کے لئے کچھ سود مند علم و عمل اور کسی کے قلب و دیدہ اعتبار کو ان مجددین ملت اور مصلحین حق کے اتباع و تشبہ کی توفیق ملے۔ شاید کوئی مرد کار اور صاحب عزم وقت کی پکار پر لبیک کہے اور زمانہ کی طلب جستجو کا سراغ بنے۔ آج اگر کام ہے تو یہی کام ہے اور ڈھونڈھ ہے۔ تو صرف اسی کی" تذکرہ ص ۲۵۰) (پیغام صلح)

فاروق "تذکرہ" جو آزاد صاحب کی مشہور تالیف ہے۔ اس میں آزاد صاحب مجددین کی بعثت کے بڑے زور سے قائل تھے۔ مگر آج منکر ہیں۔ جس طرح امیر پیغام گذشتہ زمانہ قیام قادیان میں ریویو آف ریلیجنز میں نبوت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قائل تھے۔ مگر آج منکر ہیں۔ پھر کس منہ سے وہ آزاد کو سابقہ عقائد یاد دلا کر موجودہ عقائد سے تضاد ثابت کرتے ہیں۔ پہلے اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھ لیں۔ پھر ایسے تضاد پیش کریں۔ ورنہ منہ کی کھانا پڑے گی ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احرار اور قادیانی ہوا

مندرجہ ذیل مضمون مولانا تاجور صاحب پروفیسر دیال سنگھ کالج و ایڈیٹر رسالہ شاہکار لاہور کے قلم سے نکلا ہوا ہے۔ مولانا موصوف جماعت احمدیہ سے تعلق نہیں رکھتے۔ لیکن حق گو ہونے کی حیثیت سے آپ نے واقعات پر روشنی ڈالی ہے۔ (مدیر)

پنجاب کے احرار کی سیاسی پالیسی اس منفی اصول پر مبنی ہے کہ وہ احمدیہ جماعت کو زندگی کا حق دینے سے انکار کرتی ہے۔

اس مجوبہ نزاپالیسی کا کوئی عنصر بھی مثبت نہیں۔ ہم شیعہ بھائیوں کو آج تک معاف نہیں کر سکے۔ کہ ان کے مذہب کی بنیاد میں تخریبی عنصر داخل ہے۔ وہ تبرٹی اور سب و شتم کو مذہب کا جزو بنائے ہوئے ہیں۔ ہم ان کی مذہبی ذہنیت پر ہمیشہ یہ کہتے سنے جاتے ہیں۔ کہ ؎

"دشنام بہ مذہبے کہ طاعت باشد
مذہب معلوم و اہل مذہب معلوم"

لیکن ہمارے محترم احراری رہنماؤں سے کوئی پوچھے کہ قادیانیوں کے خلاف ان کا یہ جہاد۔ یہ سب و شتم۔ یہ زہر گفتاری کیا انہیں اس شیعی ذہنیت کا مالک قرار نہیں دیتی۔ جس کو وہ غیر اسلامی قرار دیتے ہیں ؛

یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ آج کسی باطل سے باطل مذہب کے پیرو بھی کسی جماعتی دباؤ سے مٹائے نہیں جا سکتے۔ یہی نہیں بلکہ ان کے خلاف ہر تخریبی کوشش ان میں تنظیم پیدا کرتی ہے۔ طاقت نشو و نما پیدا کرتی ہے اور انہیں پہلے سے زیادہ طاقتور بھی بنا دیتی ہے۔ احراری رہنما اس حقیقت سے بے خبر نہیں ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انہیں غالباً اس واقعیت کا علم ہو گا۔ کہ احمدی جماعت کے خلاف ان کی منظم ہنگامہ پرستیوں نے نہ صرف احمدی جماعت کو غیر معمولی اہمیت کا مالک بنا دیا ہے بلکہ ان کی تبلیغی مساعی حیرت انگیز طور پر وسعت حاصل کر رہی ہیں۔ پھر سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ اس سعی لا حاصل کا حاصل کیا ہے؟

احراری حضرات یہ کہتے سنے جاتے ہیں۔ کہ ایک غیر مسلم جماعت کی حیثیت سے قادیانیوں کے ہم خلاف نہیں۔ البتہ انہیں اسلام و ایمان کے دعویدار کی صورت میں دیکھنا ہمارے لئے ناقابل برداشت ہے۔ مگر یہ بھی عجیب سی ذہنیت ہے۔ ایک جماعت خدا کو وحدہٗ لاشریک مانتی ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پیغمبر برحق تسلیم کرتی ہے۔ اپنے آپ کو مسلمان بتاتی ہے۔ مردم شماری میں مسلمان لکھاتی ہے۔ قانون ساز مجالس میں مسلم مقاصد کی زور شور سے حمایت کرتی ہے۔ پھر آپ سے یہ التجا بھی نہیں کرتی۔ کہ مجھے سند ایمان و اسلام عطاء فرمائیں۔ پھر اس کے خلاف لیجو! پکڑیو "کافر۔ مرتد" کے یہ نعرے لگانے کہاں تک مناسب ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ قادیانی انگریزوں کے دوست ہیں۔ ان کے اقتدار کو پائدار بنانے میں ساعی رہتے ہیں"۔

ہم پوچھتے ہیں احمدی انگریزوں کے دوست کیوں نہ ہوں۔ انگریزی عہد میں انہیں مذہبی آزادی ہے۔ زندہ رہنے کا حق حاصل ہے۔ جن اصول کو وہ صحیح خیال کرتے ہیں۔ ان کی تبلیغ میں انگریزی قانون حارج نہیں۔ پھر وہ انگریزوں کے دوست اور ان کی حکومت کو پائدار بنانے کے خواہشمند نہ ہوں۔ تو کیا آپ کی حکومت کے لئے خدا سے التجائیں کریں۔ آپ کی حکومت کبھی قائم ہو گئی۔ تو قادیانیوں کو مرتد قرار دیکر ان کا جن بچہ کو لہو میں پلوا دیگی۔ آپ کے دور جہاں بانی میں تو بزم جہاں بانی ہمہ وسعت و عرض ان کے لئے تنگ بنا دی جائے گی۔ احراری حکومت تو جب ہو گی تب ہو گی۔ اور خدا جانے کبھی اسے ہونا نصیب بھی ہو گا یا نہیں۔ مگر آپ تو اپنے عہد غلامی اور دور جبر میں بھی انہیں خدا کی پیدا کی ہوئی زمین پر نہیں دیکھ سکتے۔ کبھی بااختیار ہو گئے۔ تو انہیں زیر زمین پہنچا کر بھی دم نہ لیں گے۔ خدا دوسروں کی طرح انہیں بھی زندگی بخش رہا ہے۔ رزق دے رہا ہے۔ راحت و آرام پہنچا رہا ہے۔ اسے تو کبھی یہ خیال پیدا نہ ہوا۔ کہ اس مرتد اور انگریز پرست جماعت پر یہ اپنی نعمتیں کیوں ضائع کروں۔ کیوں نہ ان نعمتوں کو نصیب احرار بنا دوں۔ کہ یہ میرے فداکار کچھ تو فداکاری کا صلہ پائیں۔

مگر ہمارے احراری خدا کے کرم عام کا صرف اپنی ہی جماعت کو حقدار خیال کرتے ہیں۔ کم سے کم احمدیہ جماعت کو قدرت کی غلط بخشیوں سے محروم کرنے پر گرم کار نظر آتے ہیں۔

"احرار کو ووٹ دو" کیوں؟

اس لئے کہ یہ قادیانیوں کے دشمن ہیں۔ جلی و صلی سر ظفر اللہ خاں مسلمان نہیں ہے۔ ٹوڈی ہے۔ کافر ہے مسلمانوں کا نمایندہ نہیں۔ کیوں؟

"اس لئے کہ وہ قادیانی ہے"۔ کیا خوب!! اور پھر یہ دیکھتے ہوئے بھی کہ قدرت کو ہم سے ضد ہے کہ قادیانیوں کے لئے ہماری ہر تخریبی جد و جہد وجہ تعمیر بن رہی ہے۔ اپنی ناکام پالیسی پر نظر ثانی کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔

سر ظفر اللہ خان کے خلاف احراری غوغا قیامت کی خبر دے رہا تھا۔ سب کو اندیشہ تھا۔ کہ اس غوغائے عام میں ظفر اللہ خان شاید ہندوستان میں زندگی کو محفوظ نہ پا کر یہاں سے ہجرت کر جائے۔ لیکن فضاء سے گرد و غبار ہٹا تو دنیا نے دیکھا۔ کہ ہجرت کرنے کی بجائے وہ ہندوستانی حکومت کی مرکزی طاقت بن چکا ہے۔

دشمن چہ کند چو مہرباں باشد دوست

("شاہکار" مئی ۳۶ء)

بے کار مباش کچھ کیا کر!

آنکھوں کی ٹکیہ

پھٹکڑی سفید یا شورہ قلمی یا ہموزن دونوں لے کر کسی صاف کڑاچھی میں رکھ کر کوئلہ کی آگ پر رکھیں۔ یہ چیزیں پگھل جاویں گی۔ تو صاف لکڑی اور صاف پتول پر ذرا ذرا سی مثل بتاشہ کے ڈالیں خشک ہونے پر ڈبوں میں بھر لیں۔ یہ ٹکیہ آنکھوں کے امراض جالا۔ معمولی پھولا۔ سرخی چشم وغیرہ کے لئے مفید ہیں۔ بناؤ اور روزی کماؤ

ترکیب استعمال ایک ٹکیہ لے کر آنکھوں میں ویسے ہی پھیرا کریں۔ بجائے ٹکیہ کے سانچوں میں بھر کر سلائی بھی بنا سکتے ہیں۔

بالوں کو سیاہ کرنیکا تیل

ٹینک ایسڈ ½ ڈرام۔ گلیسرین ۲ ڈرام۔ روغن بادام ۶ ڈرام۔ روغن زیتون دو قطرے۔ روغن نارنج ۲۰ قطرے سب ملا کر بالوں پر لگانے سے بال سیاہ ہو جاتے ہیں۔

خضاب نمبر ۱

پوست ہلیلہ کلاں عمدہ ۱۰ تولہ۔ پوست بہیڑہ ۴ تولہ۔ برادہ آہن ۲ تولہ۔ تخم دھنیاں ۲ تولہ باریک پیس کر بالوں پر لگانے سے سفید بال سیاہ ہو جاتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خضاب نمبر ۲

پوست انار ۵ تولہ۔ پوست بہیڑہ ۵ تولہ۔ بیج نیلوفر ۵ تولہ۔ شیرہ نیشکر میں تر کرکے اور لوہے کے برتن میں ڈالکر دو ہفتہ تک زمین میں گاڑ دیں۔ پھر نکال کر بال دھوکر بالوں میں لگا دیں۔ مگر پہلے سفید چاول منہ میں رکھیں۔ اور تھوڑی تھوڑی دیر بعد چاول نکال کر دیکھتے رہیں۔ جب سیاہ ہونے لگیں فوراً بال دھو ڈالیں۔ یہ نسخہ بہت عمدہ زود اثر اور دیرپا ہے۔ اور مندرجہ بالا نسخہ کی تاثیر رکھتا ہے۔

بلّو بلیک روشنائی

گوند ببول ایک چھٹانک۔ کسیس ڈیڑھ چھٹانک بازد پاؤ بھر۔ کھانڈ ایک چھٹانک۔ سب چیزوں کو اچھی طرح پیس کر رکھ چھوڑیں۔ بوقت ضرورت ایک تولہ سفوف کو پاؤ بھر پانی میں جوش دیکر اور چھان کر کام میں لاویں۔ یہ ہی سفوف ہے۔ جس کے پیکٹ بندھے ہوئے بازاروں میں فروخت ہوتے ہیں۔ اور تمام طالبعلم شوق سے خریدتے ہیں۔ بہت اچھا فائدہ کا بیوپار ہے ؛

چاہیئے تھا۔ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اگر مسلمانوں کے ایسے اعمال سے لوگ مذہب اسلام کے متعلق مخالفانہ رائے قائم کریں۔ تو چنداں غلطی پر نہ ہوں گے ؛

ریلوے میں ضرورت ملازمین

والٹن ٹریننگ سکول نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور چھاؤنی میں $\frac{9}{16}$ ۱۶ سے شروع ہونے والے دورے میں کمرشل گروپ سٹوڈنٹس کی حیثیت سے تربیت حاصل کرنے والے امیدواروں کی درخواستیں مطلوب ہیں۔

(۲) اس وقت کمرشل گروپ سٹوڈنٹس کی ۲۹+۱ = ۳۰ اسامیاں خالی ہیں۔ ان میں سے مندرجہ ذیل اعداد و شمار کے مطابق بعض اسامیوں کو مسلمانوں اور دوسری اقلیات کے لئے مخصوص کر دیا جائے گا۔ بشرطیکہ سلیکشن بورڈ کی رائے میں ان قوموں کے امیدوار کم از کم مقررہ قابلیت کے مالک ہوں۔

	کمرشل گروپ سٹوڈنٹس
مسلم	۱۷+۱ = ۱۸
اینگلو انڈین اور یورپین	= ۱
دوسری اقلیات یعنی ہندوستانی عیسائی۔ پارسی اور سکھ	= ۳

(۳) امیدواروں کے لئے ضروری ہے کہ ان کے پاس کم از کم کسی منظور شدہ یونیورسٹی کے سکنڈ ڈویژن میٹریکولیشن یا اس سے مساوی درجہ کا سرٹیفکیٹ موجود ہو۔ اس کے علاوہ ضروری ہے۔ کہ ان کی عمر سکول میں داخلہ کے وقت ($\frac{9}{16}$ ۱۶) ۱۸ سال سے کم اور ۲۱ سال سے زائد نہ ہو۔ جن امیدواروں کے پاس سکولی لیونگ سرٹیفکیٹ یا تھرڈ ڈویژن

احراری اسلام کا نمونہ

لاہور کے اخبار آریہ مسافر ۲۶ جولائی کے پرچے میں امرتسر کے احراریوں کی اس قابل مذمت کرتوت اور سلوک کا جو انہوں نے ایک سالہ معصوم احمدی بچے کی تدفین پر دکھایا۔ مندرجہ ذیل نوٹ شائع ہوا ہے۔ جو اس "احرار ناہنجار" کے لئے ڈوب مرنیکا مقام ہے۔ کہ اس کی ایسی حرکات اور اعمال سے اسلام جیسا مقدس دین بدنام ہو رہا ہے۔ آریہ ایڈیٹر لکھتا ہے کہ

"ہمیں یہ دیکھ کر سخت افسوس ہوتا ہے۔ کہ مسلمانوں اور مرزائیوں کے درمیان تعلقات دوز بروز بد سے بدتر بلکہ بدترین ہو رہے ہیں امرتسر میں حال ہی میں جو واقع ہوا ہے۔ وہ تو شرمناک ترین ہے۔ حالات اسطرح پر ہیں۔

کہا جاتا ہے۔ کہ ۱۸ جولائی کی رات کو ایک مرزائی جو کہ پردیسی تھا۔ اس کا ایک لڑکا جس کی عمر ایک سال کی تھی۔ اچانک فوت ہو گیا۔ وہ لڑکے کی لاش کو اپنے ہاتھوں پر اٹھا کر شہر کے تمام مسلم قبرستانوں میں گیا۔ لیکن ہر جگہ محض اس وجہ سے اُسے بچہ کو دفن کرنے کی اجازت نہ دی گئی کہ وہ احمدی تھا۔ آخر اس نے پولیس سے امداد طلب کی۔ اور پولیس کی مدد سے اُس کے بچے کی لاش بلا فاسنگھ قبرستان میں آدھی رات کے وقت دفنائی گئی۔ اس قبرستان میں بلا لحاظ فرقہ و مذہب شیرخوار بچوں کو دفن کیا جاتا ہے۔ لیکن جب مسلمانوں کو اس کی اطلاع ملی۔ تو وہ قبرستان میں جمع ہو گئے۔ اور احراری لیڈر بھی جتھے لیکر وہاں پہنچ گئے۔ کپتان پولیس نے پولیس کا کافی انتظام کر دیا تھا۔ ڈپٹی کمشنر اور کپتان پولیس نے لاش کو اپنی ذاتی حفاظت میں لے لیا۔ اور مشتعل مجمع کو منتشر ہونے کا حکم دیا۔ جب مسلمانوں نے یہ حکم نہ مانا تو ہلکا سا لاٹھی چارج کیا گیا۔ اور ایک احراری لیڈر عبدالحمید کو زیر دفعہ ۱۴۴ تعزیرات ہند گرفتار کر لیا گیا صبح دو بجے مرزائی مراسم کے مطابق لاش دفن کی گئی۔ قبرستان پر پولیس کا پہرہ ہے۔ ہم مسلمانوں کے رویہ کی مذمت کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ایک معصوم بچے کی اور وہ بھی پردیسی کے مردہ فرزند کی لاش کے ساتھ یہ سلوک نہ ہونا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میٹریکولیشن کا سرٹیفکیٹ موجود ہوگا۔ انکی درخواستوں پر کوئی غور و خوض نہ ہوگا۔

(۴) امیدواروں کی درخواستیں ان کے اپنے ہاتھ سے مجوزہ فارم پر تحریر ہونی چاہئیں۔ جو ایک روپیہ پر بڑے بڑے سٹیشنوں کے سٹیشن سپرنٹنڈنٹوں یا سٹیشن ماسٹروں سے دستیاب ہوسکتا ہے۔ ہر فارم کے ساتھ ایک لفافہ دیا جائے گا۔ جس پر طبع شدہ ایڈریس موجود ہوگا۔ فارم کو خود امیدوار کے ہاتھ سے پُر ہونا چاہیئے۔ اور دستی نہیں۔ بلکہ بذریعہ ڈاک ۵/۳۶ تک متعلقہ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ کے پاس پہنچا دینا چاہیئے۔ نیز چال چلن۔ ادبی قابلیت اور کھیلوں میں مہارت کے تصدیق یافتہ سرٹیفکیٹوں کو بھی اس کے ہمراہ ارسال کرنا چاہیئے۔

(۵) ٹریننگ سکول میں داخلہ کے لئے آخری منظوری مرکزی سلیکشن بورڈ لاہور کی طرف سے صادر ہوگی۔ پہلے پہل منتخب شدہ امیدواروں کو ڈویژنل ہیڈ کوارٹر میں ڈویژنل سلیکشن بورڈ کی طرف سے ۲۰/۵/۳۶ کو بوقت ۱۰ بجے قبل دوپہر انٹرویو کے لئے بلایا جائیگا۔

اس سفر میں امیدواروں کو اپنا خرچ خود برداشت کرنا پڑیگا۔ باقی ماندہ تمام درخواستوں کو داخل دفتر کر دیا جائیگا۔ اور ان کے متعلق کوئی خط و کتابت نہ کی جائیگی۔ ڈویژنل سلیکشن بورڈ کے منتخب شدہ امیدوار کو جسمانی صحت کے متعلق میڈیکل سرٹیفکیٹ پیش کرنا ہوگا۔ اس مقصد کے لئے انہیں مفت پاس دئے جائینگے

(۶) سنٹرل سلیکشن بورڈ کے منتخب شدہ امیدوار کو سکول میں داخل کر دیا جائے گا۔ بشرطیکہ وہ مندرجہ ذیل رقوم کو امانت رکھنے پر آمادہ ہوں۔ اس ضمانت کی ضبطی یا اس کے اعادہ کے متعلق تمام ضوابط کو ٹکٹ وار ایگریمنٹ میں درج کر دیا ہے۔ جس پر سکول میں داخلہ کے وقت امیدوار کے دستخط ضروری ہیں۔

(ا) ضمانت کا روپیہ ۳۰—۰—۰

(ب) ایگریمنٹ کیلئے ٹکٹ کا خرچ ۱—۰—۰

(ج) کھانے پینے کے مصارف ۱۰—۰—۰

میزان ۴۱—۰—۰

ٹریننگ کا وقت تقریباً پانچ ماہ ہوگا۔ اس مدت کے لئے منتخب شدہ امیدواروں کو ۱۸ روپیہ ماہوار کے حساب سے الاؤنس دیا جائیگا۔ مگر اس الاؤنس میں ساڑھے بارہ روپے ماہوار کھانے پینے کے مصارف کے لئے وضع کر لئے جائینگے

اس مدت کے اختتام پر گڈز کو چنگ۔ جنرل رولز۔ سب۔ سی۔ ڈی۔ اری رولز اور دوسرے مضامین میں امیدواروں کا امتحان لیا جائے گا۔

امتحان کے کامیاب امیدواروں کو جنہیں سروس میں لیا جائے گا۔ ایک دو ماہ کے لئے سٹیشنوں پر عملی تربیت دی جائے گی۔ اس مدت کے لئے بھی انہیں متذکرہ صدر حساب کے مطابق الاؤنس دیا جائے گا۔

اس امر کو نوٹ کر لینا چاہیئے۔ کہ ریلوے کی ملازمت کے لئے تقرر کی ضمانت نہیں دی جاسکتی۔ جن امیدواروں کو سروس میں مقرر کر دیا جائے گا۔ ان کے لئے ۳۰ روپے ماہوار تنخواہ مقرر ہوگی اور انہیں ۳۰—۵—۵۰ ÷ ۲/۵—۶۰ کے گریڈ میں رکھا جائے گا۔ اور انہیں حسب ضرورت ہر ایک ڈویژن میں مقرر کیا جاسکے گا۔

ہیڈ کوارٹرز آفس
این ڈبلیو۔ ریلوے

ایجنٹ
نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

دانتوں کی امراض اور اُن کا بہترین علاج

پائیریا بکس!

اس بکس میں تین قسم کی ادویات روانہ کیجاتی ہیں۔ مسوڑوں سے خون آتا ہو۔ پیپ پڑ گئی ہو۔ مسوڑے پھولتے ہوں۔ درد کرتے ہوں۔ کیڑا یا ماس خوردہ لگ چکا ہو۔ پانی گرم ٹھنڈا لگتا ہو۔ تو مندرجہ ذیل ادویات منگوا کر اس موذی مرض کا جلدی علاج کریں۔ ورنہ عام طور پر دیکھا گیا ہے۔ کہ اس مرض کے بڑھنے سے مریض سینکڑوں بیماریوں کا سیرگاہ بن جاتا ہے۔ انسان کو صحت کے قائم رکھنے کے لئے اکثر کھانے پینے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ مسوڑوں کا خون اور ایسے خراب مادے مسوڑوں سے نکل کر معدہ میں جاتے رہتے ہیں۔ جن کا اثر انسانی صحت پر خراب پڑتا ہے۔

ادویات حسب ذیل کیمیکل پائیرس پوڈر کیمیکل پائیرس لوشن۔ امریکس پائیرس پلنز۔ یہ گولیاں کھانے کے لئے دی جاتی ہیں۔ جن کا اثر خاص طور پر مسوڑوں کے جراثیم پر ہوتا ہے۔ جو مرض پائیریا پیدا کرتے ہیں۔ ترکیب استعمال ہمراہ ہوگا۔

مجموعی قیمت ۱۲ عہ

کمزوری سینہ کی دوائی ۲۱ روز کے لئے

معنت دی جاتی ہے۔ اس سے دائمی نزلہ اور دانتوں کی خرابی کی وجہ سے پیدا ہونے والی امراض دُور ہوتی ہے۔

خاکسار

فقیر احمد خان احمدی حکیم حاذق ماہر امراض دندان جالندھر چھاؤنی پنجاب

مسجد شاہ چراغ کے گرد جنگلہ لگا دیا گیا

ہے۔ حکومت پنجاب نے مسجد شاہ چراغ و سیشن کورٹ والی عمارت خالی کر دی ہے اور مزار و مسجد شاہ چراغ کے چاروں طرف جنگلہ لگا دیا ہے جنگلہ کی حدود میں کوارٹرز بھی شامل ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ انجمن اسلامیہ پنجاب نے ابھی تک مسجد کو اپنے قبضہ میں نہیں لیا۔ کیونکہ حکومت اور انجمن کے درمیان کوئی تصفیہ نہیں ہوا۔ جن کی بنا پر حکومت نے چند شرائط پیش کی تھیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مسلمانوں کی ایک کانفرنس ہوگی۔ جس میں ان صورت حالات پر غور ہوگا۔